



## میں یہ جہنڈا اس شخص کو دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیر کے دن فرمایا: "میں یہ جہنڈا اس شخص کو دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا" عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اس ایک دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی ہے وہ مزید کہتے ہیں: میں نے اس امید سے کہ مجھے اس کے لیے بلایا جائے گا، اپنی گردن اونچی کر دی ہے وہ آگے کہتے ہیں: تاہم رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب کو بلایا، ان کو جہنڈا دیا اور فرمایا: "جاؤ، پیچھے مڑ کر نہ دیکھو، یہاں تک کہ اللہ تمہیں فتح عطا کر دے" عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: علی کچھ دور گئے، پھر ٹھہر گئے، پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور بلند آواز سے پکار کر کہنے لگے: اللہ کے رسول! میں کس بات پر لوگوں سے جنگ کروں؟ آپ نے فرمایا: "ان سے لڑو، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اگر انہوں نے ایسا کر لیا، تو انہوں نے اپنی جانیں اور اپنے مال تم سے محفوظ کر لیے ہیں، ان سے کوئی حق جڑ جائے، تو بات الگ ہے ان کا حساب اللہ پر ہوگا"

[صحیح] [اسے مسلم نے روایت کیا ہے]

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بتایا کہ اُنہوں نے کل مسلمانوں کو مدینہ کے قریب واقع ایک شہر خبیر کے پودوں پر فتح مل جائے گی یہ فتح ایک ایسے شخص کے ہاتھ پر نصیب ہوگی، جسے آپ علم، جو لشکر کا شعار ہوا کرتا ہے، عطا کریں گے، اس شخص کا ایک وصف یہ ہوگا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کو اس سے محبت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک وہی دن تھا، جب ان کے اندر امارت کی محبت جاگی اور دل میں بلائے جانے کی خواہش اس امید میں پیدا ہوئی کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بیان کردہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت حاصل کرنے کی سعادت ان کو حاصل ہو جائے وہ اپنے جسم کو دراز کر کے قد کو ذرا اونچا کرنے لگے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑ جائے، ان کا نام پکار لیا جائے اور علم عطا کر دیا جائے تاہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو بلایا، علم عطا کر دیا اور حکم دیا کہ لشکر کے ساتھ چل پڑیں اور دشمن سے ملنے کے بعد ان قلعوں پر فتح حاصل ہو جائے تک راحت کی طلب میں یا صلح کی بنا پر جنگ سے دست بردار نہ ہوں چنانچہ علی رضی اللہ عنہ چل پڑے ایک بار رکے بھی، تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت سے بچنے کے لیے پیچھے مڑے نہیں، خبیر کی جانب منہ کر کے ہی بلند آواز سے پوچھا: اللہ کے رسول! میں لوگوں سے کس بات پر جنگ کروں؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ان سے اس وقت تک جنگ کرو، جب تک اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی برحق معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اگر انہوں نے تمہاری اس دعوت کو قبول کر لیا اور اسلام میں داخل ہو گئے، تو انہوں نے اپنے خون اور اپنے اموال کو تم سے محفوظ کر لیا ہے، اگر کوئی ایسا جرم کر بیٹھے کہ اسلام کے احکام کی روشنی میں قتل کے حق دار بن جائیں، تو بات الگ ہے باقی ان کا حساب و کتاب لینا اللہ کا کام ہے



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

